4771CH07

7 برگیڈیر محمد عثمان

ہمارے وطن کی سلامتی اور حفاظت کے لیے بے شمار محبِّ وطن جاں بازوں نے اپنی قربانیاں پیش کی ہیں۔ ان میں ایک نام برگیڈیر محمد عثمان کا ہے۔ اُن کی پیدائش 15 جولائی 1912 کو بی بی پور گاؤں، ضلع مئو، اتر پردیش میں ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام جمیلن بی بی اور والد کا نام قاضی محمد فاروق تھا جو بنارس میں شہر کوتوال تھے۔ برطانوی حکومت نے اُن کی خدمات کے اعتراف میں انھیں خان بہادر کا خطاب دیا تھا۔

محمد عثمان کو مطالعے کا بہت شوق تھا۔ وہ کئی زبانیں جانتے تھے۔ ان کے مزاج میں شروع سے ہی جاں بازی اور جاں نثاری کا جذبہ موجود تھا۔ اُن کی بہادری اور جرأت کا پہلا مظاہرہ 12 سال کی عمر میں اُس وقت ہوا جب انھوں نے کنویں میں ڈوبتے ہوئے ایک بچے کی جان بچائی تھی۔ ان کی دلی خواہش تھی کہ وہ ہندوستانی فوج میں بھرتی ہو کر ملک کی خدمت کریں۔ لہٰذا فوج کی ملازمت کے لیے وہ مسلسل جدوجہد کرتے رہے۔

© NCERT not to be republished

فوج میں اُن دنوں ہندوستانیوں کے لیے مواقع محدود تھے۔ اس کے باوجود محمد عثمان اپنی ذہانت اور لگن سے رائل ملٹری کالج سینڈ ہرسٹ (Sandhurst) جیسے مشہور ادارے میں داخلہ پانے میں کامیاب ہوگئے۔ بعد میں اُسی کالج میں بطور سیکنڈ لیفٹیننٹ ان کا تقرر ہوا۔ ان کو دس دیگر ہندوستانی افسران کے ساتھ ہندوستانی فوج میں ملازمت کے لیے منتخب کیا گیا۔ ایک سال بعد ان کا تقرر ہندوستانی فوج کی دسویں بلوچ ریجیمنٹ میں کر دیا گیا۔ 1936 میں ترقی پا کر وہ لیفٹیننٹ ہو گئے۔

ملک کی آزادی اور تقسیم کے فوراً بعد ہندوستان اور پاکستان کے درمیان پہلی جنگ ہوئی۔ اس جنگ کی وجہ یہ تھی کہ پاکستان ہرصورت میں جمّوں وکشمیر پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ ہندوستانی فوج نے دلیری اور جرأت کی مثال قائم کی اور کشمیر پر اپنا قبضہ برقرار رکھا۔ اِس جنگ کی کامیابی کا سہرا بریگیڈیر محمد عثمان اور ان کے فوجی ساتھیوں کے سر جاتا ہے۔ پاکستانی حکومت نے انھیں اپنی فوج کا جنرل بنانے کی پیش کش کی تھی جسے انھوں نے ٹھکرا دیا اور خود کو ہندوستان کی حفاظت کے لیے وقف کر دیا۔

اس دوران قبائلیوں کے حملے کی وجہ سے جموں وکشمیر کے علاقے میں صورتِ حال بہت خراب ہوگئی تھی۔ ان قبائلیوں کی حمایت پاکستانی فوج کر رہی تھی جس کی وجہ سے ملک کی سالمیت کے لیے بڑا خطرہ لاحق تھا۔ جموں وکشمیر کے کئی علاقوں نوشہرہ، جھنگڑ اور کوٹ وغیرہ پر قبائلیوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ جنھیں دوبارہ حاصل کرنے کی ذمہ داری بریگیڈیر محمد عثمان کو سونپتے وقت ہندوستانی فوج کے سربراہ جنرل کے۔ ایم۔ کری اپّا نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ کوٹ کا علاقہ بریگیڈیر محمد عثمان سے تحفے میں چاہتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

یہ علاقہ نوشہرہ سے نو کلو میٹر شمال مشرق میں واقع تھا۔ یہ مقام جنگی لحاظ سے فوج کے لیے بہت اہمیت کا حامل تھا۔ جنرل کری اپّا کی خواہش کی تکمیل کے لیے بریگیڈیر محمد عثمان نے آپریشن کپّر شروع کیا۔ کپّر، جنرل کری اپّا کا مختصر نام بھی تھا اور وہ اپنے ساتھیوں میں اسی نام سے جانے جاتے تھے۔ جنگ کی منصوبہ بندی اس طرح کی گئی کہ دشمن کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس فوجی کارروائی میں بڑی تعداد میں دشمن کے سپاہی ہلاک اور کئی سو زخمی ہوئے۔ اس کے بعد جھنگڑ پر فتح حاصل کرنے کے لیے بریگیڈیر محمد عثمان نے 'آپریشن وجے' شروع کیا۔ جھنگڑ کا علاقہ میرپور اور کوٹلی سے آنے والی سڑکوں کے سنگم پر واقع تھا اور فوجی حکمتِ عملی کے لحاظ سے بڑا اہم تھا۔ کہا جاتا ہے بریگیڈیر محمد عثمان نے یہ عہد کیا تھا کہ جب تک جھنگڑ پر فتح حاصل نہیں کر لیتے تب تک وہ چارپائی پر نہیں سوئیں گے۔ اس لیے شدید سردی اور برف باری کے موسم میں بھی وہ زمین پر سوتے رہے۔ 'آپریشن وجے' کے دوران بریگیڈیر محمد عثمان نے نوشہرہ اور جھنگڑ پر دشمن کے حملوں کو ناکام کر دیا اور اس طرح ان علاقوں پر ہندوستان کا قبضہ پھر سے بحال ہو گیا۔ 'آپریشن وجے' کی تکمیل کے بعد ہی وہ چارپائی پر سوئے۔ اس جنگ کی فتح یابی کے بعد بریگیڈیر محمد عثمان کو 'نوشہرہ کے شیر' کا لقب دیا گیا۔

© NCERT not to be republished

کوٹلی، نوشہرہ اور جھنگڑ کی فتح کے بعد بریگیڈیر محمد عثمان کی قیادت میں ان کے ساتھیوں کا حوصلہ بلند ہوا اور یہ جنگ ان کی متحرک قائدانہ صلاحیت کی علامت بن گئی۔

3 جولائی 1948 کو ضابطے کے مطابق جب وہ شام کو میٹنگ کر رہے تھے، اسی وقت قریب سے ہندوستانی کیمپ پر گولہ باری شروع ہو گئی جس نے سب کو حیرت میں ڈال دیا اور بھگدڑ مچ گئی۔ بریگیڈیر محمد عثمان جو اُس وقت میجر بھگوان سنگھ کے ساتھ تھے، انھوں نے فوجیوں کو جوابی کارروائی کا حکم دیا جس کے نتیجے میں حملہ پسپا ہو گیا لیکن کچھ ہی دیر بعد اچانک دشمن کی جانب سے دوبارہ گولہ باری شروع ہو گئی جو رات بھر جاری رہی۔ ایک گولے کی زد میں آ کر خود بریگیڈیر محمد عثمان شدید طور پر زخمی ہوئے اور بالآخر شہید ہو گئے۔ بریگیڈیر محمد عثمان ہندوستان کے پہلے اعلیٰ رینک افسر تھے جو میدان جنگ میں دشمنوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

جب فوج آخری بار بریگیڈیر محمد عثمان کو سلامی دینے کے لیے جمع ہوئی تو ان میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جس کی آنکھیں نم نہ ہوں کیوں کہ انھوں نے اپنی شجاعت، اپنے عمل اور اخلاق سے سب کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا۔ انھیں بعد از مرگ ملک کے دوسرے سب سے بڑے اعزاز 'مہاویر چکر' سے نوازا گیا۔ نوشہرہ اور جھنگڑ میں ان کی یاد میں میموریل قائم کیے گئے۔

بریگیڈیر محمد عثمان کی شجاعت اور بہادری کے قصے آج بھی سنے جاتے ہیں۔ وہ ہندوستانی فوج کے ایک قابل تقلید ہیرو کی حیثیت سے ہمیشہ یاد کیے جاتے رہیں گے۔

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

سالمیت	بقا، تحفظ
جرأت	ہمت
جدوجہد	لگاتار کوشش
محدود	ایک حد میں
حکمت عملی	تدبیر
بحال	برقرار
قائدانہ صلاحیت	رہبری کی قابلیت
پسپا کرنا	ہرا دینا، شکست دینا
بعد از مرگ	مرنے کے بعد
گرویدہ	اپنا بنانا
تقلید	پیچھے چلنا، پیروی کرنا
شجاعت	بہادری، دلیری
تکمیل	مکمل
متحرک	حرکت کرنے والا

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- برگیڈیر محمد عثمان کا تقرر بطور سیکنڈ لیفٹیننٹ ہوا اور ترقی پا کر وہ برگیڈیر کے عہدے تک پہنچے۔ وہ میدانِ جنگ میں شہید ہونے والے پہلے اعلیٰ رینک (اعلیٰ منصب پر فائز) افسر تھے۔
- برگیڈیر محمد عثمان کو بہادری کے لیے مہاویر چکر سے نوازا گیا۔ بہادری کے لیے فوج میں اور بھی اعزازات دیے جاتے ہیں جیسے ویر چکر، پرم ویر چکر، شوریہ چکر، اشوک چکر اور سینا میڈل وغیرہ۔

- سبق میں ’خطاب‘ اور ’لقب‘ الفاظ کا استعمال ہوا ہے۔ ’خطاب‘ سے مراد ایسا نام یا ٹائٹل جو حکومت یا کسی خاص ادارے کی جانب سے مختلف شعبوں میں اہم خدمات کے اعتراف میں دیا جاتا ہے۔ برطانوی حکومت عام طور پر لوگوں کو ان کی وفاداری اور خدمات کے اعتراف میں ’خان بہادر‘، ’شمس العلما‘ اور ’سر‘ وغیرہ کے خطابات سے نوازا کرتی تھی۔ برگیڈیر محمد عثمان کے والد کو بھی برطانوی حکومت نے خان بہادر کا خطاب دیا تھا۔ ’لقب‘ سے مراد وہ نام ہے جو عوام میں کسی شخص کے اہم کارنامے یا غیر معمولی خدمات کے باعث مشہور ہو جائے۔ کئی اہم شخصیات اپنے سماجی، مذہبی، ادبی اور سیاسی شعبوں میں مختلف لقب سے مشہور ہوئیں۔ برگیڈیر محمد عثمان کو بھی ان کی بہادری کی بنا پر ’نوشہرہ کے شیر‘ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

سوچیے اور بتائیے

i. برگیڈیر محمد عثمان کی وہ کون سی خصوصیات تھیں جن سے ان کی بہادری کا اندازہ ہوتا ہے؟

ii. برطانوی راج میں ہندوستانیوں کے لیے فوج میں اعلیٰ عہدے کے مواقع کیوں کم تھے؟

iii. برگیڈیر محمد عثمان نے بیرونی ملک کی پیش کش کیوں ٹھکرا دی؟

iv. برطانوی دورِ حکومت میں خطابات کیوں دیے جاتے تھے؟ کیا اب بھی خطابات دینے کا رواج ہے؟

v. برگیڈیر محمد عثمان کو ’نوشہرہ کے شیر‘ کا لقب کیوں دیا گیا؟

نیچے دیے گئے سوالوں کے ساتھ جوابات میں سے آپ کون سا جواب منتخب کریں گے اور کیوں؟

(الف) برگیڈیر محمد عثمان کی مقبولیت کی کیا وجہ تھی؟

i. ان میں متحرک قیادت کا ہنر موجود تھا۔

ii. وہ کئی زبانیں جانتے تھے۔

iii. ان کے مزاج میں جاں بازی و جاں نثاری کا جذبہ تھا۔

(ب) جھنگر کا علاقہ فتح کرنا کیوں ضروری تھا؟

i. فوجی حکمت عملی کے لحاظ سے اہمیت کا حامل تھا۔

ii. میر پور اور کوٹلی سے آنے والی سڑکوں کے سنگم پر واقع تھا۔

iii. انھوں نے عہد کیا تھا کہ جب تک وہ جھنگر فتح نہیں کرلیں گے تب تک چار پائی پر نہیں سوئیں گے۔

◆ خالی جگہوں کو صحیح لفظ سے پُر کیجیے:

i. برطانوی حکومت نے بریگیڈیر محمد عثمان کے والد کی خدمات کے اعتراف میں انھیں خان بہادر کا_____ دیا تھا۔ (لقب/خطاب)

ii. ان کا تقرر ہندوستانی فوج کی دسویں_____ ریجیمنٹ میں کر دیا گیا۔ (سِکھ/بلوچ)

iii. کری اپّا نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ_____ کا علاقہ بریگیڈیر محمد عثمان سے تحفے میں چاہتے ہیں۔ (نوشہرہ/کوٹ)

iv. انھوں نے اپنی_____ عمل اور اخلاق سے سب کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔ (بہادری/شجاعت)

◆ دیے گئے مخففات کا جوڑ ان کی مکمل شکل سے ملائیے:

این ایس جی (NSG)	سینٹرل ریزرو پولیس فورس
سی آر پی ایف (CRPF)	بارڈر سیکیورٹی فورس
بی ایس ایف (BSF)	سینٹرل انڈسٹریل سیکیورٹی فورس
آئی ٹی بی پی (ITBP)	نیشنل سیکیورٹی گارڈ
سی آئی ایس ایف (CISF)	انڈو تبت بارڈر پولیس

◆ نیچے دیے گئے الفاظ کے واحد لکھیے:

جمع	واحد
مواقع	_____
افسران	_____
افواج	_____
ذرائع	_____
خدمات	_____

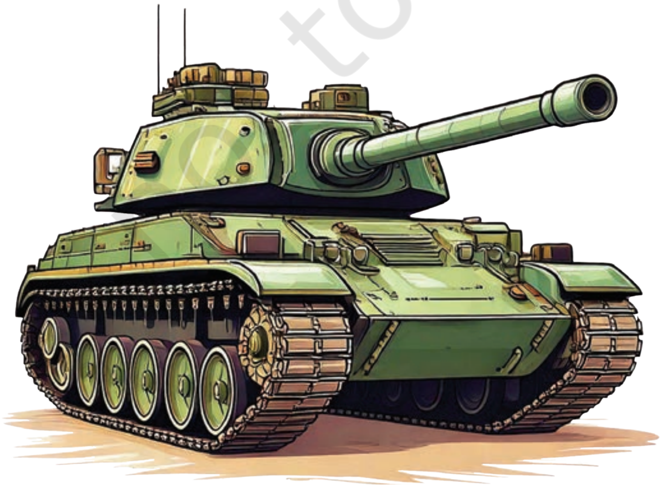

© NCERT not to be republished

◆ دیے گئے الفاظ کو انگریزی، ہندی اور مقامی زبان میں لکھیے:

الفاظ	انگریزی	ہندی	مقامی
خدمت	______	______	______
مسلسل	______	______	______
تحقیق	______	______	______
تقرر	______	______	______
تنخواہ	______	______	______

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

i. بر گیڈیر محمد عثمان کو مطالعے کا بہت شوق تھا۔

ii. بر گیڈیر محمد عثمان کی شجاعت اور بہادری کے قصّے آج بھی مثالی حیثیت رکھتے ہیں۔

iii. وہ ہندوستانی فوج کے ایک قابل تقلید ہیرو کی حیثیت سے ہمیشہ یاد کیے جاتے رہیں گے۔

آپ کو معلوم ہے کہ زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں ہیں فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل۔ اوپر کے جملوں میں پہلے جملے کا فعل گزرے ہوئے وقت کی جانب اشارہ کر رہا ہے۔ یہ فعل ماضی کی مثال ہے۔ دوسرے جملے کا فعل موجودہ وقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ یہ فعل حال کی مثال ہے۔ تیسرے جملے کا فعل آنے والے وقت کی جانب اشارہ کر رہا ہے۔ یہ فعل مستقبل کی مثال ہے۔

اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل کے دو دو جملے بنائیے:

i. ______________________

ii. ______________________

iii. ______________________

© NCERT not to be republished

.iv ____________________

.v ____________________

.vi ____________________

گفتگو کرتے وقت ہم کہیں ٹھہرتے ہیں اور کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں اور کہیں زیادہ۔ عبارت میں یہ کام بعض علامتوں کے استعمال سے لیا جاتا ہے۔ یہ وہ خاص علامتیں ہیں جو عبارت کو صحیح طور پر پڑھنے کے لیے ضروری ہوتی ہیں، انھیں 'رموزِ اوقاف' کہتے ہیں۔ درج ذیل عبارت میں رموزِ اوقاف کا استعمال کرتے ہوئے نیچے عبارت کو دوبارہ لکھیے:

بیگم حضرت محل کا اصلی نام محمدی بیگم تھا وہ واجد علی شاہ کی ملکہ تھیں انگریزوں نے بادشاہ کو نااہل قرار دیتے ہوئے معزول کر دیا واجد علی شاہ کے بیٹے برجیس قدر جو کم سن تھے ان کی 5 جولائی 1857 کو تخت نشینی کر دی گئی حضرت محل نے سپاہیوں کو حکم دیا وہ بہادری اور جوش کے ساتھ لڑیں حضرت محل نے کہا وہ اپنے ملک کے لیے خون کا آخری قطرہ تک نچوڑنے کو تیار ہیں حضرت محل کو مدافعت سے روکنے کی خاطر انگریز سپہ سالار جنرل اوٹرم کی پہلی پیش کش تھی کہ شجاع الدولہ کے زمانے کا اودھ واپس کیا جائے گا بشرطیکہ جنگ موقوف کی جائے جناب عالیہ نے اوٹرم کی پیش کش کو جواب کے قابل بھی نہ سمجھا اوٹرم کا دوسرا صلح نامہ جس میں واجد علی شاہ کی سلطنت واپس کرنے کا وعدہ تھا بشرطیکہ کسی اور مقام کا رُخ نہ کریں ان کو وہیں گھر بیٹھے پچیس ہزار روپے ماہوار وظیفہ ملے گا حضرت محل نے اس کی بھی پرواہ نہ کی

____

____

____

____

____

____

____

© NCERT not to be republished

تخلیقی اظہار

- ”وطن سے محبت کرنے والے جاں باز تاریخ میں زندہ رہتے ہیں اور ہمیشہ ان کی قدر کی جاتی ہے۔“ اس موضوع پر ایک مضمون لکھیے۔

عملی کام

- ہمارے ملک کے امن، نظم وضبط اور استحکام کے لیے مختلف سطحوں پر دفاعی نظام قائم ہے۔ افواج کی مختلف اقسام اور ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں معلوم کیجیے اور انھیں اپنی زبان میں لکھیے۔
- کسی نامور شخصیت کو اس کی صفات کے مطابق لقب دیا جاتا ہے جیسے بریگیڈیر محمد عثمان کو 'نوشہرہ کا شیر' کا لقب دیا گیا ہے۔ ایسی چند شخصیات کے نام اور ان کے القاب معلوم کر کے لکھیے۔
- مہاویر چکر ہندوستانی فوج کا دوسرا سب سے بڑا اعزاز ہے۔ اس کے علاوہ ملک کی حفاظت اور سلامتی کے لیے جاں بازوں کو حکومت کی جانب سے پرم ویر چکر، اشوک چکر، ویر چکر بھی دیے جاتے ہیں۔ دیے گئے لنک کی مدد سے ان اعزازات کی تفصیلات معلوم کیجیے اور اعزاز یافتہ جاں باز سپاہیوں کی فہرست تیار کیجیے:

https://gallantryawards.gov.in

© NCERT not to be republished

ہماری تہذیب

ہندوستان ایک وسیع و عریض ملک ہے۔ یہاں کے باشندوں کے مذہب، ان کی زبانیں، رنگ روپ، لباس، کھانا پینا اور رسم و رواج گرچہ بیشتر ایک دوسرے سے مختلف ہیں مگر سب آپس میں مِل جُل کر رہتے ہیں۔ ہمارا ملک ایک ایسے چمن کی مانند ہے، جس میں رنگ برنگ کے پھول اپنی بَہار دِکھاتے ہیں۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ ایسا باغ کتنا خوب صورت ہوتا ہے۔ ہندوستان بھی ایسا ہی دل نشیں باغ ہے۔ اس کی رنگ برنگی خوبصورت تہذیب ساری دنیا میں مشہور ہے۔

ہندوستان کے رہنے والوں میں میل جول اور پیار محبت کا جذبہ پیدا کرنے کی سب سے زیادہ کوشش صوفی سَنتوں نے کی ہے۔ صوفیوں کی خانقاہیں اور سَنتوں کی کُٹیاں انسان دوستی اور بھائی چارے کے بڑے مراکز رہی ہیں۔ آج بھی اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتیؒ اور دہلی میں حضرت نظام الدین اولیاؒ کی درگاہیں ہندو مسلم اتّحاد اور میل ملاپ کا نظارہ پیش کرتی ہیں۔ اسی طرح سنت کبیر داس اور گرونانک کی تعلیمات سے ہندوستان کی ملی جلی تہذیب پروان چڑھی ہے۔

© NCERT not to be republished

ہمارے ملک میں ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی آپس میں ایک خاندان کی طرح رہتے ہیں۔ یہاں کے تہوار ہولی، دیوالی، عید، بیساکھی اور کرسمس سب لوگ مل جُل کر مناتے اور ایک دوسرے کے غم اور خوشی میں برابر شریک رہتے ہیں۔

ہندوستان کے دور دراز علاقوں کا سفر کیجیے تو ایسا لگتا ہے کہ اِس ایک ملک میں کئی ملک آباد ہیں۔ اس کی ندیاں، پہاڑ، کھیت، میدان اور ریگستان، اس میں رہنے والوں کے رنگ روپ، رہن سہن، ان کی بولی ٹھولی اور طور طریقے ہمیں ایک ساتھ کئی ملکوں کی سَیر کرا دیتے ہیں۔ کثرت میں وَحدت یا انیکتا میں ایکتا کی ایسی انوکھی مثال ہمارے ہی ملک میں دیکھنے کو ملتی ہے کہیں اور نہیں۔ ہماری مشترکہ تہذیب کا یہ پہلو بہت روشن اور خوب صورت ہے۔ اس ملی جلی تہذیب کی ایک اچھی علامت اور عمدہ نمونہ اردو زبان ہے۔ یہ زبان ہندوستان میں پیدا ہوئی ہے۔ اس کا تعلق ہند آریائی خاندان سے ہے اور اس کی تشکیل میں ہندوستان کی مختلف بولیوں اور زبانوں کے الفاظ شامل ہیں۔ اردو بولنے، پڑھنے اور سمجھنے والے ہر مذہب کے لوگ ہر علاقے میں موجود ہیں۔ ان سب نے مل کر اس زبان کے شعر و ادب کو مالا مال کیا ہے۔ ہمیں ہر قیمت پر اپنی رنگا رنگ تہذیب اور خوبصورت زبان کی حفاظت کرنی چاہیے۔

— ادارہ

(پڑھنے کے لیے)

© NCERT not to be republished